ہفتہ وار رسالہ: 378
WEEKLY BOOKLET: 378

فیضانِ امام
جلالُ الدّین
سُیُوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(صفحات: 21)

مصر سے مکہ 27 قدم میں	01
مجذوب بزرگ کی دعا	05
"شیخ الحدیث" کا لقب کیسے اور کن سے ملا؟	10
کون اپنے منہ سے اپنی تعریف کر سکتا ہے؟	14

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ

دُعائے عطّار: یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ **"فیضانِ امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ"** پڑھ یا سُن لے، اُسے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو ماں باپ سمیت بے حساب جنّتُ الفردوس میں داخلہ نصیب کر۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔

(ترمذی، 2/27، حدیث: 484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

مِصر سے مَکّہ 27 قَدَم میں

حضرتِ علامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے خادمِ خاص حضرتِ محمد بن علی حَبَّاک رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مصر میں ایک روز قَیلُولَہ کے وقت (دوپہر کے سونے کو قیلولہ کہتے ہیں) امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے فوت ہونے سے پہلے اس راز کو ظاہر نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکۂ پاک میں پڑھنے کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: آنکھیں بند کر لو۔ میں نے آنکھیں بند کیں تو آپ میرا ہاتھ پکڑ کر تقریباً 27 قدم چلے، پھر فرمایا: آنکھیں کھولو۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم جنّتِ مَعْلٰی (مکۂ پاک کے مبارک قبرستان) کے دروازے پر تھے۔ ہم

www.dawateislami.net

نے وہاں حضرتِ بی بی خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہُ عنہا، حضرتِ فُضَیل بن عیاض اور حضرتِ امام سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہما وغیرہ کے مَزارات کی زیارت کی، پھر حَرَم شریف میں داخل ہوئے، طواف کیا، زم زم شریف پیا اور مَقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے حتّٰی کہ ہم نے وہاں عصر کی نماز ادا کی، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: حیران نہ ہو، ہمارے لئے زمین سمیٹ دی گئی ہے، پھر فرمایا: اگر ساتھ چلنا چاہو تو ٹھیک ورنہ حاجیوں کے ساتھ آجانا۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہی چلوں گا۔ پھر ہم جنّتِ مَعْلٰی کے دروازے تک گئے، آپ نے مجھ سے فرمایا: آنکھیں بند کرلو، میں نے اپنی آنکھیں بند کیں تو وہ مجھے لے کر سات قدم تیز چلے اور فرمایا: آنکھیں کھولو، میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم مِصر میں موجود تھے۔

(الکواکب السائرہ، 1/229 ملخصاً۔ شذرات الذھب، 10/77)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

وِلادتِ باسعادت

دُنیا میں سب سے زیادہ اسلامی کتابیں لکھنے والے علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں نَوِیں صَدی کے مُجَدِّد، حافِظُ الْحدیث، شَیْخُ الاسلام حضرتِ علّامہ امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہیں۔ آپ 849 ہجری میں مغرب کی نماز کے بعد مصر کے دارُالحکومت (Capital of Egypt) قاہِرہ شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ کو "اِبْنُ الْکُتُب" (یعنی کتابوں کا بیٹا) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے، وہ یہ کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدہ محترمہ حَمل سے تھیں کہ ایک دن آپ کے والدِ محترم نے آپ کی والدہ کو اپنی لائبریری سے کوئی کتاب لانے کا فرمایا، وہ کتاب لینے گئیں تو وہیں وِلادت کا درد شروع ہوا اور امام جلالُ الدّین

سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابوں کے درمیان ولادت ہو گئی۔(النور السافر، ص90)

تعارُف اور القابات

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام ”عبدُ الرَّحمٰن“ اور مشہور لَقب ”جلالُ الدِّین“ ہے جو والدِ محترم کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے نام سے زیادہ لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کی کُنْیَت ”اَبُو الْفَضل“ ہے، ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے شیخ قاضِیُ الْقُضاۃ عِزُّ الدِّین احمد بن ابراہیم کِنانی حَنْبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: آپ کی کنیت کیا ہے؟ آپ نے عرض کی: میری کوئی کنیت نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ کی کنیت **”اَبُو الْفَضْل“** ہے اور اپنے ہاتھ سے لکھ کر کنیت عطا فرمادی۔ کروڑوں شافعیوں کے امام، حضرت محمد بن اِدریس شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُقَلِّد ہونے کے سبب آپ کو ”شافعی“ کہا جاتا ہے۔

(النور السافر، ص90)

آبائی شہر اور والدین کا تعارُف

امام جلالُ الدِّین سُیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے آبا و اَجداد **”اُسْیُوْط“** نامی شہر میں رہتے تھے اس لئے آپ ”سُیُوطی“ اور ”اُسْیُوطی“ کہلاتے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے اِس شہر کی تاریخ پر ”اَلْمَضْبُوْط فِی اَخْبَارِ السُّیُوْط“ کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ آپ کے داداجان بھی بہت بڑے ولیُّ اللہ تھے، ان کا مزار شریف مصر کے شہر اُسْیُوط میں ہے، لوگ وہاں حاضری دیتے اور برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے آبا و اجداد شہر کے عزت دار لوگوں میں سے تھے، بعض بِزنس مَین اور بڑے مالدار تھے، انہوں نے اُسْیُوط میں ایک مدرسہ بنا کر اُس پر کئی زمینیں وَقف کیں مگر علمِ دین کی بڑی خدمت آپ کے والدِ محترم کے حصے میں آئی۔

(الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجہودہ فی الحدیث وعلومہ، ص74۔ حسن المحاضرۃ، 1/ 288، التحدث بنعمۃ اللہ، ص7)

www.dawateislami.net

والدِ محترم کی شان و شوکت

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہر جمعے کو ختمِ قرآن فرماتے ۔ آپ مدرسہ شَیْخُوْنِیَّہ میں فِقْہ کے استاد، جامع اِبْنِ طُولُون میں خطیب اور عباسی خلیفہ کے امام مسجد تھے، وہ آپ کا بڑا ادب واحترام کرتا تھا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے خلیفہ کے ذریعے آپ سے مصر کا مُفتی بننے کی درخواست کی تو آپ نے معذرت کرلی۔ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ 5 سال کے تھے جب آپ کے والدِ محترم کا 5 صَفر شریف 855 ہجری کو پیر شریف کی رات اذانِ عشا کے وقت انتقال ہوا۔ والدِ محترم چند دن ذاتُ الْجَنْب (اِسے اردو میں "نَمونیا" کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: ذاتُ الجنب کی بیماری سے فوت ہونے والا شہید ہے۔" (مجمع الزوائد، 3/ 55، حدیث: 3880)) کے مرض میں رہے اور اِسی میں اُنہیں شہادت نصیب ہوئی۔ والدِ محترم حضرت سیّدُنا ابو بکر کمالُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھنے والے نے کہا: اللہ پاک نے دنیا میں آپ پر تنگی اس لئے فرمائی تاکہ آخرت میں آپ پر وُسْعَت فرمائے۔ والد صاحب نے فرمایا: ایسا ہی ہوا ہے۔
(بغیۃ الوعاۃ، 1/ 472۔ التحدث بنعمۃ اللہ، ص 11۔ حسن المحاضرۃ، 1/ 370)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

والدین کی نیکی کا اولاد پر اثر

جس طرح والدین کے نیک صورت ہونے کا اولاد میں اثر ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی والدین کے نیک سیرت (یعنی نیک ہونے) کا اولاد پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ اگر والدین نیک، پرہیز گار، عالِم باعمل اور مفتیِ اسلام ہوں تو سعادت مند اولاد بھی اُنہی کے نقشِ قدم پر چلتی اور دینِ اسلام کی خدمت کرتی ہے۔ امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت سے بھی یہی پتا چلتا ہے۔

www.dawateislami.net

آپ کے والدِ محترم کے واقعات میں اُن لوگوں کے لئے بھی درس ہے جو اپنی اولاد کو راہِ سنّت پر چلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ خود نیک نمازی اور سنّتوں کے پیکر بنیں اور اپنی اولاد کو قرآن و سنّت کی تعلیم دِلوائیں، اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین بنائیں تو پھر دیکھیں اللہ پاک کی رحمت سے کیسے اَولاد بڑھاپے کا سہارا اور دُنیا سے چلے جانے کے بعد عزت کا باعث بنتی ہے اِن شاءَ اللہ۔

مَجذُوب بزرگ کی دُعا

اپنی اولاد کو بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی بَرَکات اور ان کے مَزارات کے فُیُوضات کے بارے میں بھی بتایئے بلکہ وقتاً فَوقتاً اُن کی بارگاہ میں لے جایئے کیونکہ اگر اللہ والوں کی نظرِ کرم ہوگئی اور اُن کی دعائیں مِل گئیں تو اولاد کی زندگی سنور جائے گی۔ امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والد محترم مجھے بچپن سے عُلَما و مشائخ (رحمۃُ اللہِ علیہم) کی بارگاہ میں لے جایا کرتے تھے، تین سال کی عمر میں امام اِبْنِ حَجر رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں لے گئے اور پھر ایک اور ولیُّ اللہ حضرتِ شیخ محمد رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں لے جایا گیا، انہوں نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ (حسن المحاضرۃ، 288/1۔ النور السافر، ص91)

ابتدائی حالات اور تعلیم و تربیت

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم نے وفات شریف سے پہلے کئی لوگوں کو اپنے بیٹے کی پرورش وغیرہ کے لئے وصِیَّتیں کی تھیں، پھر بعد میں شیخ کمالُ الدِّین بِن ہُمَام حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ”مدرسہ شیخونیہ“ سے آپ کا وظیفہ جاری کرایا اور اپنی نگرانی میں آپ کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی۔ آپ نے علمِ حدیث اپنے زمانے کے بڑے بڑے مُحَدِّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے پڑھا۔ (شذرات الذھب، ص75)

www.dawateislami.net

عِلمی سفر اور کمالات

امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا حافظہ بہت مضبوط تھا، آپ کی عُمر ابھی آٹھ سال پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ نے قرآنِ کریم حفظ کر لیا پھر چھوٹی سی عُمر میں ہی بڑی بڑی عربی کُتُب ”عُمدۃُ الاَحکام“، ”اَلْمِنْھاجُ لِلنَّوَوِی“، ”اَلفِیَۃُ ابْنِ مَالِک“ اور ”مِنْہَاجُ الْبَیْضَاوِی“ زبانی یاد کر لیں۔ آپ نے حضرتِ علامہ شیخ شہابُ الدّین شارمساحی رحمۃُ اللہِ علیہ سے وِراثَت کا علم حاصل کیا۔ آپ نے عُلُوم وفُنُون اور فِقہ میں اِس قدر مَہارت حاصل کرلی کہ 27 سال کی عمر میں ہی آپ کو تدریس واِفتا کی اجازت مل گئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے مُلکِ شام، حِجازِ مُقَدَّس (عرب شریف)، یَمَن، ہند اور مغربی مَمالِک کا سفر کیا۔ آپ شیخ جلالُ الدِّین مَحَلِّی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ایک سال تک ہفتے میں دوبار حاضری دیتے رہے اور ان کے اِنتِقال کے بعد ان کی تفسیر جو کہ نامکمل تھی اس کو مکمل کیا جو ”تفسیرِ جَلالَیْن“ کے نام سے مشہور ہوئی۔

(الکواکب السائرہ، ص228، 229۔ الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص117۔ حسن المحاضرۃ، ص290)

اُستاد کا اعتماد

امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار اپنے استاذ صاحب سے ایک روایت کے حوالے کے بارے میں عرض کی، اُستاد صاحب نے اپنی کتاب میں جس کتاب کا حوالہ دیا تھا وہ روایت اُس کتاب میں نہیں بلکہ دوسری کتاب میں تھی، میں نے جیسے ہی استاد صاحب کو اِس کے متعلق عرض کی، اُستاد صاحب نے اُس کتاب کو دیکھے بغیر صرف میرے کہنے پر اپنی کتاب میں اس مقام پر حاشیہ لگا دیا، جس سے میرے دل میں اپنے استاد صاحب کی عزت مزید بڑھ گئی، مَیں نے اپنے آپ کو کم تَر سمجھتے ہوئے عرض کی: آپ تحقیق کے لئے تھوڑا رُک بھی سکتے تھے۔ (حسن المحاضرۃ، 1/289 ماخوذاً)

اِس واقعے سے جہاں استاد صاحب کی عاجزی و اِنکسار کا اظہار ہوتا ہے وہیں ذہین طَلَبائے کِرام کی حوصلہ افزائی اور دِلجوئی کرنے کا سبق بھی ملتا ہے۔ استاد صاحب کے اس عمل سے شاگرد کے دل میں اُن کا مَقام و مَرتبہ مزید بڑھ گیا، نیز یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ استاد بن جانے کے بعد اپنی اصلاح کا دروازہ بند نہیں کرنا چاہیئے، اگر کوئی صحیح بات چاہے شاگرد ہی بتائے اُسے لینے میں شرمانا نہیں چاہیئے۔ عاجزی کرنے سے عزت گھٹتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے۔ جیسا کہ اس واقعے میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے خود ارشاد فرمایا کہ استاد صاحب کے اس عمل سے میرے دل میں اپنے استاد صاحب کی عزت مزید بڑھ گئی۔

مِٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے　　　　کہ دانہ خاک میں مل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے

بیعت واِرادَت

صَحِیحُ العَقِیدہ، جامع شرائط پیر کا مُرید ہونا صدیوں سے مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے کیونکہ روحانی برکات اولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے فیضان سے حاصل ہوتی ہیں۔ آج سے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال پہلے کے بزرگ حضرتِ امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی سلسلۂ شاذِلیّہ میں حضرت محمد بن عُمَر شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیعت کی۔

(الامام الحافظ جلال الدین سیوطی و جھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص120)

تقویٰ و پرہیز گاری

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری میں بھی بڑا مَقام رکھتے تھے۔ اللہ پاک کی یاد میں اکثر گُم رہتے، نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے، اگر کبھی تہجد کی نماز رہ جاتی تو اتنے پریشان ہوتے کہ بیمار پڑ جاتے۔ (سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟، ص14)

سُبْحٰنَ اللہ! امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نمازِ تہجد رہ جاتی تو اُس کے غم میں پریشان ہو جاتے، کاش! اِن کے صدقے ہمیں بھی فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کا

www.dawateislami.net

بھی شوق نصیب ہو جائے اور ہم سے کبھی تہجد نہ چھوٹے۔

سُنّتوں کو زندہ کیا

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں پر چلنا ہر مسلمان کے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نے سنّتوں پر عمل کر کے اِن کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ حضرتِ علامہ جلالُ الدین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ ایسے عمل کرنے والے تھے کہ آپ اُن سنّتوں کو بھی اپناتے جن پر عمل کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے طَیالَسہ (یعنی سر اور کندھے ڈھانپنے والی چادر) اوڑھنے کی سنّت کو زندہ کیا اور پھر اس موضوع پر باقاعدہ ایک کتاب "اَلْاَحادِیْثُ الْحِسَانِ فِیْ فَضْلِ الطَّیْلَسَان" لکھی اور اپنے شاگردوں کو اِس سنّت پر عمل کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص 87)

لاکھوں سلام ہوں ایسے امام و استاد پر جو خود بھی سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتا ہو اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتا ہو۔ کاش! ہمیں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی اس دعا سے خوب حصّہ نصیب ہو۔

سنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش
تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وسائلِ بخشش، ص 118)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دو لاکھ احادیث کے حافظ

حضرتِ امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے دو لاکھ احادیثِ مبارکہ زبانی یاد ہیں اگر مجھے اس سے زیادہ احادیثِ مبارکہ مِلتیں تو میں اُنہیں بھی یاد کرلیتا۔ میں حج کے لئے حاضر ہوا تو زم زم شریف پی کر یہ دعا مانگی: "الٰہی! مجھے فِقہ (یعنی دینی احکام) میں

www.dawateislami.net

سِراجُ الدِّین بُلقِینی رحمۃُ اللہِ علیہ کا اور حدیث میں امام اِبْنِ حَجَر عَسْقَلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔" اس دعا کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خود فرماتے ہیں: (اَلحمدُلِلّٰہ!) مجھے سات عُلُوم میں مکمل مَہارت عطا ہوئی: ﴿1﴾ تفسیر ﴿2﴾ حدیث ﴿3﴾ فِقْہ ﴿4﴾ نَحْو ﴿5﴾ مَعانی ﴿6﴾ بیان ﴿7﴾ بَدِیع۔(حسن المحاضرۃ، 1/290)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اِعتِقاد پُختہ (یعنی پکا یقین) ہو تو بے شک آبِ زم زم پینے کے بعد جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے اور دُعا قبول بھی کیوں نہ ہو کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: "زم زم جس (مُراد) کیلئے پیا جائے اُسی کیلئے ہے۔(ابن ماجہ، 3/490، حدیث: 3062)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

فنِ حدیث میں مہارت

حضرتِ اَبُو الْفَضْل امام عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ علمِ حدیث کے فَن میں خُصوصی مَہارت رکھتے تھے جس پر آپ کی کتابیں گواہ ہیں۔ ایک بار حضرتِ تَقِیُّ الدّین اَوجاقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کچھ حدیثیں راویوں میں رَدّوبَدَل کرکے اِمتحان لینے کے لئے امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس بھیجیں، آپ نے اُن حدیثوں کو اُن کے اُصُول و مَراتِب کے ساتھ بیان کرکے واپس بھیج دیا تو حضرتِ تقیُ الدِّین اَوجاقی رحمۃُ اللہِ علیہ چل کر آپ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ چوم کر فرمایا: خدا کی قسم! میرے وہم و گُمان میں بھی نہ تھا کہ آپ ان میں سے کچھ جانتے ہوں گے، مجھ سے آپ کے متعلق جو کچھ ہوا ہے اُسے معاف فرمادیجئے۔(فہرس الفھارس، 2/1011، رقم: 575)

حضرتِ علامہ عبدُ الوَہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے زمانے میں عِلْمِ حدیث اور اُصُولِ حدیث کو سب سے بڑھ کر جاننے والے تھے۔ (فہرس الفھارس، 2/1011، رقم: 575)

www.dawateislami.net

جنّتی ہونے کی خوشخبری

شَیخ عبدُ القادر شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے استادِ محترم اِمام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا: میں نے جاگتے ہوئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے **"اے شَیخُ الحدیث"** کہہ کر پُکارا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا میں جنّتی ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا بغیر کسی عذاب کے؟ ارشاد فرمایا: تمہارے لئے ایسا ہی ہے۔

(الکواکب السائرہ، 1/229)

"شَیخُ الحدیث" کا لَقَب عطا ہوا

اِمام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تو مَیں نے حدیث میں اپنی کتاب "جَمْعُ الْجَوامع" کا ذکر کرکے عرض کی: کیا میں اس میں سے کچھ آپ کے سامنے پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: سناؤ! شَیخُ الحدیث، اِمام جلالُ الدین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مجھے "شَیخُ الحدیث" کہنا میرے لئے ایسی بِشارت (یعنی خوشخبری) ہے جو میرے نزدیک دنیا ومافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس) سے بڑی ہے۔ ایک مقام پر یوں تَحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اوپر ہونے والی اللہ پاک کی نعمت کو مشہور کرنے) کے طور پر فرمایا: اس وقت مشرق سے لے کر مغرب تک رُوئے زمین میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو حدیث اور عَرَبِیَّت میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو سوائے حضرت خِضر علیہ السّلام اور کسی قُطب یا ولیُ اللہ کے۔ (محدثین عظام، حیات وخدمات، ص605)

بیداری میں 75 مرتبہ زیارتِ رسول

حضرتِ علامہ جلالُ الدین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک شخص نے خط لکھا کہ سلطان قائتبائی

www.dawateislami.net

سے میری سفارش کر دیجئے تو آپ نے کچھ اس طرح اُس کو جواب لکھا: اے میرے بھائی! میں اِس وقت تک جاگتے ہوئے 75 مرتبہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہو چکا ہوں۔ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ حکمرانوں سے ملاقات کے سبب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے محروم ہو جاؤں گا تو تمہاری سفارش کے لئے سلطان کے پاس ضرور جاتا۔ میں ایک خادمِ حدیث ہوں، جن حدیثوں کو مُحَدِّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے اپنی تحقیق میں ضعیف کہا ہے ان کی تصحیح کے لئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف محتاج ہوں اور بِلا شبہ اس کا فائدہ تمہارے ذاتی فائدے سے بڑھ کر ہے۔ (میزان الکبری للشعرانی، ص55)

روزانہ دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیرِ طریقت، حضرتِ نور محمد مَہاروِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی محفل میں حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابوں کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اُنہیں ہر روز جاگتے میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔ وہ نمازِ صبح کے بعد تنہائی سے اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے جب تک انہیں یہ سعادت حاصل نہ ہو جاتی، پھر فرمایا: اَب بھی ایسے شخص موجود ہیں لیکن بعض لوگ بِلاوجہ ایسے واقعات کا انکار کر دیتے ہیں۔

(خلاصۃ الفوائد، ص52 ملخصاً)

اَساتِذہ اور تلامِذہ

حضرتِ اَبُو الْفَضْل امام عَبْدُ الرَّحمٰن بن ابوبکر سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے اساتذہ کی تعداد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جن سے مَیں نے سنا اور جنہوں نے مجھے سَنَدِ اجازت دی اور جنہوں نے مجھے ایک شعر بھی سکھایا ہے، اُن کی تعداد تقریباً 600 ہے جبکہ خاص شُیُوخ (یعنی اَساتِذہ) کی تعداد 150 ہے۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص43) آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر مشہور عربی کتاب "سُبُلُ الْہُدیٰ وَالرَّشَاد"

www.dawateislami.net

لکھنے والے حافِظُ الحدیث محمد بن یُوسُف شامی صالحی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی آپ کے شاگرد ہیں۔

تدریسی خدمات

867ہجری میں آپ مدرسہ شیخونیہ میں اپنے والدِ محترم کی جگہ فِقہ کے استاذ مُقرَّر ہوئے۔ 871ہجری میں آپ نے فتوے لکھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے فتاویٰ مشرق و مغرب، عَرَب و عَجَم میں مشہور ہو گئے۔ تحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اوپر ہونے والی اللہ پاک کی نعمت کو مشہور کرنے کی نیت سے) فرماتے ہیں: میں نے اِتنے فتوے دیئے ہیں کہ اُن کی صحیح تعداد اللہ پاک ہی جانتا ہے۔ جن مسائل میں مجھ سے میرے زمانے کے عُلَمانے اِختلافِ رائے کیا، میں نے اُن میں سے ہر مسئلے پر الگ الگ کتابیں لکھیں جو 50 سے زائد ہیں اور اس وقت میرے فتاویٰ کی تین جلدیں ہیں۔

(الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص 161، 163)

872ہجری میں آپ نے جامع طُولُونی میں حدیث شریف کا اِملا کرانا (یعنی لکھوانا) شروع کیا، جہاں آپ سے پہلے حافِظُ الحدیث امام اِبْنِ حَجَر عَسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک لکھوایا کرتے تھے، اُن کے انتقال شریف کے بعد 20 سال تک یہ سلسلہ بند رہا۔ امام جلالُ الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ 877ہجری میں آپ مدرسہ شیخونیہ میں شَیْخُ الحدیث کے مَنصب پر پہنچ گئے۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص88 تا 90)

پہلی تصنیف

حضرتِ امام جلال الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 17 سال کی عمر میں کتابیں لکھنے کا آغاز فرمایا اور پہلی کتاب "شَرْحُ الِاسْتِعَاذَةِ وَالْبَسْمَلَة" لکھی۔ آپ کے استاد حضرت شیخ عَلَمُ الدّین بُلْقِینی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کتاب کو دیکھا تو پسند فرمایا اور اس پر تقریظ (یعنی اس کتاب پر اپنی رائے) بھی لکھی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی اکثر کتابیں آپ کی مبارک زندگی ہی میں عرب شریف،

www.dawateislami.net

شام، روم، ہند، یمن اور مغربی ممالِک میں مشہور ہوچکی تھیں، بلکہ اس بارے میں ایک ایمان افروز خواب دیکھا گیا۔

مقبولیت کی خوشخبری

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک شاگرد نے خواب دیکھا اور حضرت شیخ صالح مُحِبُّ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ سے بیان کیا تو انہوں نے یہ تعبیر ارشاد فرمائی: امام جلال الدّین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا علم اُن کے انتقال شریف سے پہلے پہلے مشرق و مغرب میں پھیل جائے گا۔

(التحدث بنعمۃ اللہ، ص155)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابیں لکھنے کی رفتار بہت تیز تھی، آپ کے شاگرد علامہ شمسُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے استادِ محترم کو دیکھا ہے کہ آپ ایک دن میں تین تین کاپیاں لکھتے اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث شریف لکھواتے اور سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرماتے تھے۔ (الکواکب السائرہ، 1/ 228)

امام عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر آپ کی کوئی کرامت نہ بھی ہوتی تو تقدیر پر ایمان رکھنے والے کے لئے آپ کی اتنی اہم اور نازک موضوعات پر بڑی بڑی کتابیں ہی آپ کی عظمت و شان پر گواہ ہیں۔ (جامع کراماتِ اولیاء، 2/ 197)

آپ خود تحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اوپر ہونے والی اللہ پاک کی نعمت کو مشہور کرنے) کے طور پر اپنی 18 کتابوں کے بارے میں فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان جیسی کتابیں دُنیا میں کسی نے نہیں لکھیں اور موجودہ دَور میں بھی کوئی نہیں لکھ سکتا۔

(التحدث بنعمۃ اللہ، ص105)

”امام جلالُ الدّین“ کے 13 حروف کی نسبت سے 13 کتابوں کے نام

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں 600 کتابیں لکھنے کا قول ملتا ہے، آپ کی سینکڑوں

www.dawateislami.net

کُتُب میں سے صرف 13 کتابوں کے نام برکت حاصل کرنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾ اَلْاِتْقَانُ فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰنْ ﴿2﴾ اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِی التَّفْسِیْرِ الْمَاْثُوْر ﴿3﴾ حَاشِیَۃٌ عَلٰی تَفْسِیْرِ الْبَیْضَاوِی ﴿4﴾ اَلدِّیْبَاجُ عَلٰی صَحِیْحِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاج ﴿5﴾ مِرْقَاۃُ الصَّعُوْدُ اِلٰی سُنَنِ اَبِی دَاوٗدُ ﴿6﴾ شَرْحُ ابْنِ مَاجَہ ﴿7﴾ تَدْرِیْبُ الرَّاوِیْ فِیْ شَرْحِ تَقْرِیْبِ النَّوَوِی ﴿8﴾ اَللَّآلِی الْمَصْنُوْعَۃُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ ﴿9﴾ شَرْحُ الصُّدُوْرِ بِشَرْحِ حَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر ﴿10﴾ فَضْلُ مَوْتِ الْاَوْلَادِ ﴿11﴾ خَصَائِصُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ﴿12﴾ اَلطِّبُّ النَّبَوِی ﴿13﴾ اَخْبَارُ الْمَلَائِکَۃِ۔

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

اے عاشقانِ رسول! نیک کام کرنے کے بعد لوگوں کے سامنے اپنے اوپر اللہ پاک کی اُس نعمت کو مشہور کرنے کے طور پر بیان کرنا **”تحدیثِ نعمت“** کہلاتا ہے۔ شریعت میں اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جس شخص (عالمِ دین یا بزرگ) کو لوگ Follow (یعنی اس کی پیروی) کرتے ہوں اُن کے لئے لوگوں پر اپنی نیکی ظاہر کرنا افضل ہے تاکہ لوگ ان کی سیرت پر عمل کریں اور اگر لوگوں سے اپنی تعریف کروانا مقصود ہو تو یہ گناہ ہے۔
(حدیقہ ندیہ، 2/374 مفہوماً)

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خود سِتائی (یعنی خود اپنی تعریف کرنا) جائز نہیں مگر ضرورت کے وقت حقیقت ظاہر کرنے کے لئے تحدیثِ نعمت ہے، یعنی اپنی تعریف خود کرنے کی اجازت ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص141 تسہیلاً)

کون اپنے منہ سے اپنی تعریف کرسکتا ہے؟

بزرگانِ دین، علمائے دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے نیک عمل کا

www.dawateislami.net

اظہار کرنا رِیاکاری نہیں بلکہ اِن حضرات کے لئے ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ ان کے نیک عمل کو سُن کر ان کے چاہنے والے اُس پر عمل کریں گے تو اِن کو بھی اُس عمل کا ثواب ملے گا مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وَقت ایک سو ایک (101) بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے کیونکہ شیطان بڑا دھوکے باز ہے، ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے کمزوروں کو وہ یہ لفظ کہلوا کر اپنا نیک عمل لوگوں پر ظاہر کرنے پر اُبھارے اور ریاکاری میں مُبتلا کر دے، مثلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے: ”میں تو صِرف تحدِیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔“ حالانکہ دل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریاکاری ہے اور ساتھ میں تحدیثِ نعمت کا کہنا ریاکاری دَر ریاکاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”ریاکاری (166 صفحات)“ پڑھئے۔

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں اِخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطان کے حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَرِیعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مِرا ہر عمل بس تِرے واسِطے ہو — کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105)

مُجتہِد اور مُجدّد ہونے کا بیان

امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک کتاب ”اَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ الله“ لکھی ہے۔ جس میں آپ نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ پاک کی عنایات اور فضل و کرم کا بیان کیا ہے۔ آپ اُس کتاب میں فرماتے ہیں: میں مرتبۂ اِجتِہاد پر پہنچنے کے باوجود فتویٰ دینے میں

www.dawateislami.net

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب سے باہر نہیں نکلا اور میں نے اپنے اِجتہاد (یعنی مُجتَہِد ہونے) کا دعویٰ بطورِ فَخر نہیں کیا بلکہ تَحدیثِ نعمت اور شُکرِ الٰہی کے لئے کیا ہے۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص90۔ حسن المحاضرۃ، 1/ 290ماخوذاً) ایک مَقام پر آپ نے یوں ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے فضل سے مجھے پکی اُمید ہے کہ وہ مجھے اِس 9ویں صدی کا مُجدِّد ہونے کی نعمت سے نوازے گا۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص227)

امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے تجدیدی کارناموں اور بہت بڑی دینی و عِلمی خِدمات کی وجہ سے آپ کے بعد آنے والے علمائے کرام مثلاً حضرتِ علامہ علی قاری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور علامہ عبدُ الحی لَکھنَوِی رحمۃُ اللہِ علیہم نے آپ کو نویں صدی کا مُجدِّد قرار دیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/507۔ حاشیۃ اعلی حضرت علی المقاصد الحسنۃ، ص2۔ التعلیق الممجد علی موطا محمد، 1/ 102)

مصائب و آلام پر صبر

اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ایک چیز ان کی مبارک زندگی میں بڑی نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور وہ ہے آنے والی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر و رضا کا پیکر بنے رہنا۔ حضرتِ امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت میں یہ وصف بھی نمایاں نظر آتا ہے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو مخالفین و حاسِدین کی طرف سے بھی بہت تکالیف پہنچیں مگر آپ نے صبر و رِضا کا دامن نہ چھوڑا اور اپنے مخالفین و حاسدین کو بُرا بھلا نہ کہا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد علامہ عبدُ القادر شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے شیخ نے بہت تکالیف اٹھائیں لیکن اس کے باوجود کبھی میں نے اُن کو تکلیف دینے والے حاسدین پر بددعا کرتے، بُرا بھلا کہتے نہیں سنا بلکہ آپ یہ کہتے: ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل“ یعنی ہمارے لئے اللہ پاک ہی

www.dawateislami.net

کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "کچھ لوگ میری دشمنی اور مجھے تکلیف پہنچانے پر تُلے ہوئے تھے، مَیں اِسے اللہ پاک کی نعمت شمار کرتا ہوں تاکہ مجھے بھی انبیا و مُرسَلین علیہم السّلام کے مبارک طریقے پر چلنے (یعنی مصیبتوں پر صبر کرنے وغیرہ) سے کچھ حصہ ملے۔" (الامام الحافظ جلال الدین سیوطی و جھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص90)

مخالفین کو معاف کر دیا

اِمام عَبْدُ الوَہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے شیخ شعیب رحمۃُ اللہِ علیہ نے بتایا کہ میں نے اِمام جلالُ الدین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے انتقال شریف کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہونے والے مخالفین و حاسدین کو معاف کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی! میں نے تو انہیں اسی وقت معاف کر دیا تھا جب انہوں نے میری حق تَلَفی کی تھی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے وفات شریف کے وقت اپنے پاس موجود لوگوں سے ارشاد فرمایا: گواہ ہو جاؤ! میں نے اُن سب لوگوں کو معاف کر دیا جن کے متعلق مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ میری عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، البتّہ میں اُن لوگوں کو زَجراً (یعنی ڈانٹ کے طور پر) معاف نہیں کرتا جنہوں نے علما کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔

(الامام الحافظ جلال الدین سیوطی و جھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص90۔ جامع کراماتِ اولیاء، 196/2 مفہوماً)

بے اَدبوں کا بُرا انجام

امام علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ جن دنوں خانقاہِ بِیبَرسِیہ میں شَیْخُ الصُّوفِیہ کے منصب پر تھے، وہاں لوگوں کو مالِ وقف میں غیر شرعی کام کرتے دیکھا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اِن کاموں سے روکا۔ بجائے سمجھنے اور شکریہ ادا کرنے کے اُن بَدنصیبوں نے مَعاذَ اللہ آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کو مارا۔ امام شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: امام علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے معاف کرنے کے باوجود اُن لوگوں پر ولیُّ اللہ کی بے ادبی و توہین کی یہ نُحوست ظاہر ہوئی کہ وہ لوگوں کے نزدیک قابلِ نفرت بن گئے، انہیں اپنے علم سے نفع اٹھانا نصیب نہ ہوا، بعض حرام کھانے میں مبتلا ہوئے اور بعض علما و اولیا (رحمۃُ اللّٰہِ علیہم) کی تَردِید جیسے بُرے کام میں پڑے اور اُن پر بدبَختی کی علامتیں ظاہر ہوگئیں۔ میں نے ان میں سے ایک شخص (جس نے خود اقرار کیا تھا کہ میں نے مَعاذَ اللہ اپنی چپل شیخ کے کندھے پر ماری تھی) کو اس حال میں دیکھا کہ غُربت کے سبب نفسانی خواہشات سے مَغلُوب ہو کر حرام کھانے میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ مَرا تو کوئی بھی اس کے جنازے کے ساتھ نہ گیا۔ (لواقح الانوار القدسیہ، ص303 مفہوماً)

مستقبل کی خبریں

امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے سامنے فرمایا: "سلطانِ مصر جان بَلاط کے بعد فلاں شخص سلطنت کا والی ہوگا۔" مصر میں یہ بات پھیل گئی یہاں تک کہ آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ (جامع کرامات اولیاء، 2/157 ملخصاً)

تمہارے منہ سے جو نِکلی وہ بات ہو کے رہی　　　کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

غموں کی انتہا

آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے تمام گھر والوں کی وفات کا غم برداشت کیا، آپ ارشاد فرماتے ہیں: میرے اکثر بھائیوں اور بیٹے بیٹیوں کی شہادت ہوئی ہے، کوئی طاعون سے، کوئی نفاس سے اور کوئی ذَاتُ الْجَنْب (نمونیا) کے مرض سے اور مجھے بھی اللہ پاک کے فضل سے شہادت کی امید ہے۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص10)

اللہ پاک سے اُمید کی برکت ظاہر ہوئی اور آپ کو بھی شہادت ملی، وہ یوں کہ انتقال

www.dawateislami.net

شریف سے پہلے آپ کے بائیں ہاتھ میں شدید وَرَم آگیا تھا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سات دن تک اسی مرض میں رہ کر انتقال فرما گئے۔ (شذرات الذھب، ص78)

حدیثِ پاک میں ہے: "مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا" یعنی جو بیماری کی حالت میں مَرا وہ شہید ہے۔ (ابن ماجہ، 2/277، حدیث: 1615)

مال و دولت سے بے پروائی

وفات شریف سے کچھ عرصہ پہلے امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے درس و تدریس اور فتویٰ دینا چھوڑ دیا اور آخری وقت تنہائی میں عبادت و ریاضت اور کتابیں لکھنے میں گزارا۔ اس دوران حکمران آپ کی زیارت کے لئے آتے اور قیمتی تحفے پیش کرتے لیکن آپ قبول نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ سلطان اشرف غوری نے آپ کی خدمت میں ایک غلام اور ایک ہزار دینار (سونے کے سکّے) بھیجے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دینار واپس کر دیئے اور غلام کو آزاد کر کے روضۂ رسول کا خادم بنا دیا، پھر پیغام دینے والے کے ہاتھ سلطان کو پیغام بھیجا کہ آئندہ کوئی تحفہ ہمارے پاس نہ آئے اللہ پاک نے ہمیں ان تحفوں (Gifts) سے مُسْتَغْنِی (یعنی بے پروا) کر دیا ہے۔ (الکواکب السائرۃ، 1/229)

انتقال شریف

پیکرِ علم و عمل حضرتِ ابو الفضل امام عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سات دن تک بائیں ہاتھ کے وَرَم میں مُبتلا رہ کر بروز جُمعۃ المبارک 19 جُمادَی الاُولیٰ 911ھ مطابق 17 اکتوبر 1505ء کو دریائے نیل کے کنارے واقع رَوْضَةُ الْمِقْيَاس میں اِنتقال فرمایا اور قاہرہ میں بابِ قَرافہ کے قریب آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قمیص مبارک اور پیالہ شریف غسل دینے والے نے (وُرَثاء کی اجازت سے) لے لیا پھر اُس

www.dawateislami.net

سے کسی نے حصولِ برکت کے لئے وہ قمیص پانچ دینار میں خرید لی اور ایک دوسرے شخص نے برکت حاصل کرنے کے لئے تین دینار میں پیالہ خرید لیا۔(الکواکب السائرۃ، 1/231۔ الامام الحافظ جلال الدین سیوطی وجھودہ فی الحدیث وعلومہ، ص 82) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

بزرگوں کی استعمال کی ہوئی چیزوں سے برکت حاصل کرنا

انبیائے کِرام علیہمُ السّلام اور اولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے نسبت رکھنے والی اشیا سے برکت حاصل کرنا صدیوں سے مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے نِسبت رکھنے والی اَشیا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اس سے اپنے مریضوں کا علاج کرتے تھے جیسا کہ مَقامِ حُدَیْبِیَہ پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بال مبارک بنوا کر تمام موئے مبارک ایک سبز درخت پر ڈال دیئے۔ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسی درخت کے نیچے جمع ہوگئے اور ایک دوسرے سے موئے مبارک لینے لگے۔ صحابیہ حضرتِ اُمِّ عمارہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بھی چند بال مبارک حاصل کئے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ظاہری وصال شریف کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں اُن مبارک بالوں کو پانی میں ڈُبو کر مریض کو پانی پلاتی تو اللہ پاک مریض کو شفا عطا فرما دیتا۔ (مدارج النبوت، 2/217)

سُوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے   چھائے رحمت کی گھٹا بَن کے تمہارے گیسُو

(حدائقِ بخشش، ص120)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعریفی کلمات

امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے عظیمُ الشّان علمی کارناموں کی وجہ سے

www.dawateislami.net

دنیا نے آج تک انہیں یاد رکھا ہے۔ تقریباً پانچ سو سال گزر جانے کے باوجود اب تک عالِم کورس (درسِ نظامی) میں آپ کی لکھی ہوئی بعض کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ صدیوں سے علمائے کرام آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے عِلمی کاموں کو سَراہتے اور آپ کی تعریف بیان کرتے آرہے ہیں جیسا کہ:

﴿1﴾ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے استادِ محترم قاضِیُ القُضاۃ، حضرت عَلَمُ الدِّین بُلْقِینی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے قابل ترین شاگرد امام جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے زمانۂ طالب علمی میں لکھی ہوئی دو کتابیں دیکھیں تو کچھ اس طرح تعریف کی: ”میں نے ان دو کتابوں میں بہت فائدے دیکھے ہیں، انہیں اچھی باتوں اور خوبصورت الفاظ سے لکھا گیا ہے، حق یہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں آپ کی فضیلت ظاہر کر رہی ہیں۔ اللہ پاک کتاب لکھنے والے کی کوشش قبول فرمائے۔ (التحدث بنعمۃ اللہ، ص137)

﴿2﴾ امام نجمُ الدِّین محمد بن محمد غزی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے عالِم، اِمام، مُحَقّق، حافِظِ حدیث اور شَیْخُ الاسلام ہیں اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابیں بڑی فائدہ پہنچانے والی ہیں۔ (الکواکب السائرۃ، 1/227 ملتقطاً)

﴿3﴾ شَیْخُ الصُّوفِیہ علامہ عبدُ القادر عَیْدَرُوس ہندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ صاحِبِ کرامات بزرگ ہیں۔ آپ کے انتقال شریف کے بعد آپ کی بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں، اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو۔ (النور السافر، ص91)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اگلے ہفتے کا رسالہ

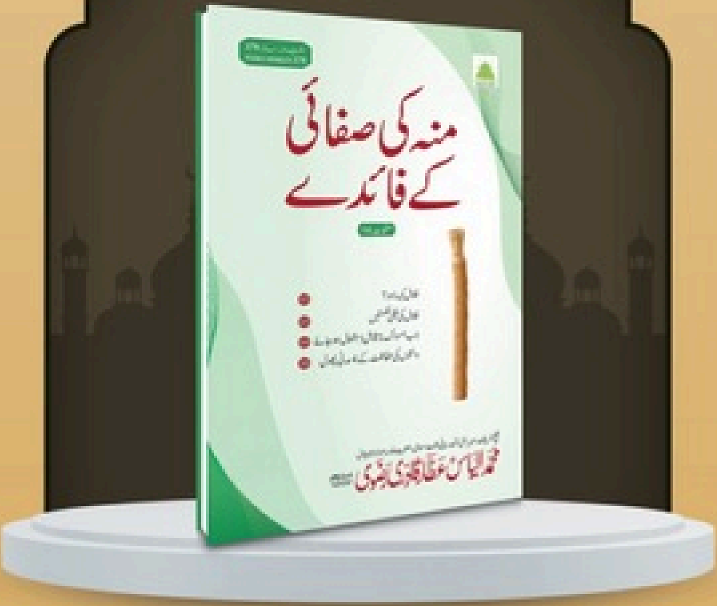

978-969-722-727-3
01082528

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net